(2439)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب مصنف کی اجازت کے بغیر یا کسی مکتبہ کی اجازت کے بغیر کسی کتاب کا PDF بنا کر عام استعمال کے لئے مفت مہیا کرنا شرعا کیسا ہے؟

محمد زکریا

واٹس ایپ نمبر: ۰۳۴۶۹۶۵۷۶۵۳

دار الافتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب! مصنف کی اجازت کے بغیر کسی کتاب کا PDF بنا کر عام استعمال کے لئے مفت مہیا کرنا شرعا کیسا ہے؟

مستفتی: محمد زکریا

واٹس ایپ نمبر : 03469657653

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ کتاب کی تصنیف اور اس کی طباعت پر اکثر خطیر رقم خرچ ہوتی ہے، اس کے علاوہ مصنف اس کے لیے جسمانی اور ذہنی مشقتیں برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا قیمتی وقت بھی خرچ کرتا ہے، لہٰذا مصنف کو اپنی تصنیف سے نفع حاصل کرنے کا اس شخص سے زیادہ حق حاصل ہے جو تھوڑے سے مال میں اس کتاب کو خرید کر اس کی نقل تیار کرکے، کم قیمت میں آگے فروخت کرے اور مصنف کو ضرر پہنچائے، اس لیے کسی کتاب کا مصنف جس طرح قانون اور عرف میں "حق طباعت" کو اپنے پاس محفوظ رکھ سکتا ہے شرعاً بھی اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس "حق طباعت" کو اپنے پاس محفوظ رکھے اور اس کی نقل بنانے اور فروخت کرنے پر پابندی لگائے، غیر ملکی کتابوں کی طباعت کے حقوق کا بھی یہی حکم ہے کہ عام حالات میں آگے فروخت کرنے کے لیے ان کتابوں کی کاپی کرانا جائز نہیں، البتہ کوئی ادارہ یا کوئی شخص اپنی تعلیمی یا کسی ذاتی ضرورت کے لیے فوٹو اسٹیٹ کرتا ہے یا PDF بناتا ہے، تو اس کی گنجائش ہے، نیز PDF بنا کر مفت عام مہیا کرنے میں قانون کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ مصنف یا اس ادارے کے لیے مالی نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑے گا جو اس کی طباعت پر ایک بڑی رقم خرچ کر رہی ہے، اس لیے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ (ماخوذ از تبویب بتغییر یسیر : 29/178)

بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ: (121) مط: معارف القرآن

هل حق الابتكار أو حق الطباعة حق معترف به شرعاً ؟ والجواب على هذا السوال أن من سبق إلى ابتكار شيئ جديد سواء كان مادياً أو معنوياً ، فلا شک أنه أحق من غيره بإنتاجه لإنتفاعه بنفسه، وإخراجه إلى السوق من أجل إكتساب الإرباح، وذلک لما روى ابو داود عن اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ قال أتيت النبي ﷺ فبايعته فقال: من سبق إلى مالم يسبقه مسلم فهو له. الخ.

الدر المختار مع رد المحتار: (448/5) مط: سعيد

(ويمنع الشخص من تصرفه في ملكه إلا إذا كان الضرر) بجاره ضرراً (بيناً) فيمنع من ذلک وعليه الفتوى بزازية ... والحاصل أن القياس في جنس هذه المسائل أن يفعل المالک ما بدا له

دار الافتاء

مطلقا لأنه متصرف في خالص ملكه لكن ترك القياس في موضع يتعدى ضرره إلى غيره ضرراً فاحشاً، وهو المراد بالبين

وهو مايكون سببا للهدم، أو يخرج عن الانتفاع بالكلية ... الخ.

كذا في الكتب الآتية:

المبسوط للسرخسي (49/11) مط: دار المعرفة، فقه البيوع (275/1) مط: معارف القرآن، الفقه الإسلامي وأدلته (37/9) مط: رشيديه.

والله اعلم بالصواب

محمد یونس

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

25/جمادی الاولیٰ/1445ھ

10/دسمبر/2023ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

25/جمادی الاولیٰ/1445ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۲۵-۵-۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

محمد اللہ عفی عنہ

۲۵/۵/۱۴۴۵ھ